|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 14440118000111

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے مرحوم سالے صاحب نے ایک فلیٹ خرید کر میرے نام کروایا تھا مگر فلیٹ انہی کاتھا اب ان کے ورثاء میں شرعی مسئلے کی رو سے کس طرح تقسیم ہو جبکہ ان کے ورثاء میں مرحوم کی والدہ ،اہلیہ،ایک بیٹا اور بیٹیاں ہیں۔

مستفتی: سھیل احمد جوکھیو

گوالیار سوسائٹی،اسکیم33،کراچی

03215006200

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورت مسؤلہ میں اگر واقعۃسائل کےسالے نے مکان اپنے پیسوں سے خرید کر سائل کے نام کیا اور نام کرنے سے مقصد سائل کو مالک بنانا نہیں تھا محض کاغذی کاروائی میں سائل کا نام لکھوانے سے وہ سائل کی ملکیت میں داخل نہیں ہوا ،وہ فلیٹ بدستور سائل کے سالے ہی کی ملکیت میں ہے،لہذا سائل کے سالے کے انتقال کے بعد وہ مذکورہ فلیٹ ان کے تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔

سائل کے مرحوم سالے کے ترکہ کی شرعی تقسیم اس طرح ہوگی کہ کل ترکہ میں سے سب سے پہلےمرحوم کی تجہیزوتکفین کےمتوسط اخراجات نکالے جائیں گے،پھراگرمرحوم کےذمےکچھ قرض ہوتووہ اداکیاجائےاوربیوی کامہراگرابھی تک ادانہیں کیاوہ بھی قرض میں شامل ہے،اسکواداکیا جائے،پھراگرمرحوم نےکوئی جائزوصیت کسی غیروارث کےحق میں کی ہوتوایک بٹاتین کی۳/۱کی حدتک اس کے مطابق عمل کیاجائےاس کےبعدجوترکہ بچےاس کو(96)حصوںمیں تقسیم کیاجائےاس میں سےبیوہ کو(12)حصے،مرحوم کی والدہ کو (16)حصے،مرحوم کےبیٹےکو(34)حصےاورمرحوم کی ہرایک بیٹی کو(17)حصےدیےجائیں گے۔

24/96

بیوہ والدہ بیٹا بیٹی بیٹی

3 4 17

12 16 34 17 17

یعنی اگرترکہ(100)روپےہوتواس میں سےمرحوم کی بیوہ کو(12.5)روپے،مرحوم کی والدہ کو (16.67) روپے،مرحوم کےبیٹے کو(35.42)روپےاورمرحوم کی ہرایک بیٹی کو(17.71)روپےدیےجائیں گے۔

واللہ تعالٰی اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک ا ٓئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

18/1/1444ھ

17/8/2022ش